دل کی بات

نومنتخب وزیر اعظم محمد نواز شریف کو حکومت سنبھالے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوگیا ہے۔ جیسے جیسے دن گزر رہے ہیں، حکومت کے فعال ہونے اور تبدیلیاں لانے کے ارادے، اقدامات کی صورت اختیار کرتے دکھائی دینے لگے ہیں۔ تیرھویں آئینی ترمیم کی منظوری، واقعی ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔ قومی اسمبلی کی تحلیل اور فوجی سربراہوں اور صوبائی گورنروں کی تقرری کے صدارتی اختیارات کے خاتمے کو حقیقی پارلیمانی جمہوریت کی بحالی اور صدارتی نظام نافذ کرنے کی کوششوں پر ضربِ کاری قرار دیا جارہا ہے۔ یقیناً یہ وقت ایسی ہی باتیں کہنے، ایسے ہی دعوے کرنے اور ایسی ہی امیدیں باندھنے کا وقت ہے۔ مگر یہ پارلیمانی جمہوریت کیا ہے؟ صدارتی نظام کیا ہے؟ تین چوتھائی یا دو تہائی مینڈیٹ کیا ہے؟..... کیا یہ سب باتیں قوم کو پہلی بار سمجھائی، بتلائی اور جتلائی جائیں گی؟ کیا ۸ ویں ترمیم کے متنازعہ حصے ختم کردینے سے تنازعات ختم ہوجائیں گے؟ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۹۷ء تک کی بیس سالہ بحرانی سیاست کی اصل ذمہ داری کس پر ہے؟ پارلیمانی جمہوریت پر؟ صدارتی نظام پر؟ تین چوتھائی مینڈیٹ پر؟ یا ۸ ویں ترمیم پر؟ کیا ۱۹۷۷ء کا مارشل لاء، ایک منتخب وزیر اعظم کی شخصی آمریت کا شاخسانہ نہیں تھا؟

ایک معاصر روزنامے کے تجزیہ نگار کا یہ کہنا کس قدر درست ہے کہ ...... (تازہ آئینی ترمیم سے)

"وزیر اعظم صحیح معنوں میں ایک با اختیار چیف ایگزیکٹو بن گئے ہیں۔ وہ ذوالفقار علی بھٹو کے بعد دوسرے منتخب وزیر اعظم ہیں جو انتہائی با اختیار ہیں۔ لیکن اختیارات کا ارتکاز، ذمہ داری، بردباری اور ان اختیارات کو آئین اور قانون کے مطابق استعمال کرنے کا تقاضا بھی کرتا ہے۔ اگر ان اختیارات کو ذوالفقار علی بھٹو کے سے انداز میں استعمال کیا جائے تو انجام وہی ہوتا ہے جو بھٹو کا ہوا تھا۔ ۸ ویں ترمیم کو سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں مارشل لاء کا متبادل قرار دیا تھا۔ یہ ایک "سیفٹی والو" بھی تھا۔ یہ ترمیم ایک نرم تبدیلی کا راستہ فراہم کرتی تھی۔ اب کوئی بحران پیدا ہوتا ہے تو اس کے خاتمے کے لیے کوئی سیفٹی والو موجود نہیں ہے۔ یہ حقیقت، مسلم لیگ کی قیادت، وزیر اعظم نواز شریف اور ان کے رفقاء کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا ہوگی"

وزیر اعظم کے مشیر برائے قانون، سینیٹر خالد انور نے کہا ہے کہ ہم نے ۸ ویں ترمیم کی صرف بعض شقیں ختم کی ہیں کیونکہ اسی ترمیم کے تحت قرار داد مقاصد آئین کا حصہ ہے۔ وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کا شریعت اپیلیٹ بنچ بھی اسی ترمیم کا نتیجہ ہے۔ اسی ترمیم کے ذریعہ سے اقلیتوں کو اضافی حقوق دیے گئے اور سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد میں اضافہ بھی اسی کے تحت ہوا۔ خالد انور نے کہا ہے کہ آئینی اختیارات اور ذمہ داریوں سے متعلق تضادات دور کرنے اور ابہامات ختم کرنے کے لئے

تفصیلی آئینی پیکج بعد میں لایا جائے گا۔

جہاں تک ۸ ویں ترمیم کے اسلامی تشخص کے حامل حصوں کو باقی رکھنے کا تعلق ہے تو یقیناً یہ ایک دانش مندانہ اور مستحسن فیصلہ ہے۔ اور جہاں تک آئینی تضادات اور ابہامات کے خاتمہ کی بات ہے تو اس بارہ میں حکومتی مؤقف کی اصابت و معقولیت "موعودہ" تفصیلی آئینی پیکج کے آجانے کے بعد ہی جانچی جاسکے گی۔ حکومتی مؤقف کی رو سے صدر مملکت کو صرف اور صرف چیف ایگزیکٹو (وزیر اعظم)، کابینہ اور پارلیمنٹ کے فیصلوں کی توثیق کا فرض انجام دینا ہوتا ہے۔ کیونکہ صدر کی حیثیت "جمہوریہ" کے اتحاد کی علامت کی ہے اس لیے اگر صدر میدان سیاست میں، یا انتظامی امور میں کود پڑے تو اس کی یہ حیثیت خطرہ میں پڑجاتی ہے اور اس کا آئینی مینڈیٹ بھی ختم ہوجاتا ہے ...... لیکن اس سوال کا کیا جواب ہے کہ جب حکومت اور اسمبلی عوام کے اعتماد سے محروم ہوچکی ہو اور وفاق پاکستان کے لیے خطرہ بھی بن چکی ہو اور پارلیمنٹ کی بالادستی کے نام پر صدر کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں تو حکومت کی تبدیلی کیسے ہو؟ کیا ایسے وقت میں تبدیلیٔ حکومت کا واحد آئینی راستہ عدم اعتماد کی تحریک کی کامیابی ہو؟ کیا جولائی ۱۹۷۷ء (ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت) اور نومبر ۱۹۹۶ء (بے نظیر بھٹو کی حکومت) جیسی صورتحال میں اس راستے سے کوئی تبدیلی لائی جاسکتی تھی؟

نظر بظاہر تیرھویں آئینی ترمیم کے ذریعہ سے، نومنتخب حکومت نے ملک میں طاقت کے سرچشمہ پر صدر، چیف جسٹس آف پاکستان اور کمانڈر انچیف کی یکجائی کے پیش نظر اپنے لیے ضروری تحفظات فراہم کرلیے ہیں۔ لیکن ...... "طاقتوں" کے اس "چشمہ زار" میں کونسی طاقت کا سرچشمہ کون ہوگا؟ اور طاقت کے نام نہاد سرچشمے "عوام" کو کیا ملے گا؟ ان دونوں سوالوں کا جواب فی الوقت شاید کسی کے پاس نہیں۔

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

٭ ٭

جامع مسجد ختم نبوت (دارِ بنی ہاشم ملتان) کی تعمیر

جامع مسجد ختم نبوت (مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم ملتان کی بالائی منزل زیرِ تعمیر ہے۔ اخراجات کا تخمینہ چار لاکھ روپے ہے۔

اہل خیر مسجد کی تعمیر میں نقد یا سامان کی صورت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اجر حاصل کریں۔

بذریعہ چیک / ڈرافٹ یا منی آرڈر:۔ سید عطاء المحسن بخاری دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
اکاؤنٹ نمبر 29932، حبیب بینک حسین آگاہی ملتان پاکستان